

نرضی اللہ عنہ نیاز است از نہ حاجت نیست کمال حشمت مسعود را در مجسمہ ایاں

مہرِ منیر

سوانح حیات

قُلْ فِي اللَّهِ بَاقِيَ بِلِلَّهِ آيَاتٍ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ

حضرت سید پیر مہر علی شاہ صاحب نور اللہ صریحہ

گوڑہ شریف۔ ضلع اسلام آباد



تالیف

علامہ فیض احمد فیض، گوڑہ شریف



باجلات

جناب سید غلام محی الدین گیلانی قدس سرہ

منہ آئے آساز عالیہ خوشیہ، گوڑہ شریف

بانتظام

جناب پیر غلام حسین الدین شاہ صاحب سید پیر شاہ عبدالحق شاہ صاحبہ ظلہ العالی

سجادہ نقشبند درگاہ خوشیہ مہریہ گوڑہ شریف

جلوہم میں حضرت قبلہ عالم قدس سرہ کی طرف بھی مشغوب کی ہے۔ وہ دیکھتے ہیں کہ ہمارے حضرت امیر زما صاحب کے ایک فرید نے قادیان پہنچ کر بیان کیا کہ پیر صاحب گولڑہ شریف نے قادیان کی طرف منہ کر کے اپنی قبائ کے بند کھول دیئے۔ اور فرمایا کہ مجھے قادیان کی طرف سے عشق الہی کی غمش ہو آ رہی ہے (مذاہل و لاہوتہ الا باملہ العلی السطیص)

قادیانی دعوت نامہ اور حضرت قبلہ عالم قدس سرہ کا جواب

پیر زما صاحب کا ایک جلوہ دعوت نامہ ان کے پیر مولوی عبدالحکیم بیگم کی نے حضرت قبلہ عالم قدس سرہ کی خدمت میں بھیجا۔ دعوت نامہ کا مضمون یہ تھا کہ میں مسیح بنو محمد بنوں اور خدا سے قتالی کی طرف سے ایلانے دین اور عروج اسلام کے لیے مار مار کر گیا ہوں۔ آپ اس میں میری اعانت کریں۔ حضرت نے جواب میں لکھا کہ میں آپ کو مسیح بنو محمد اور مائور میں اللہ نہیں مانتا آپ اپنی توجہ سب سابق قریبوں کے ساتھ نہ صرف اتنا بیخ اسلام پر موز رکھیں اور نہ مشا جو رہوں۔

مشائخ طریقت کو یہ مبلغ

پیر زما صاحب جو ام اتاس پر مشائخ طریقت اور تہاد کشینوں کے برگیر اثر سے بخوبی واقف تھے اس لیے ان کی انتہائی کشیدہ شری کی کسی نہ کسی طرح کوئی درویش بھگت اور سادہ لوح گدی نشین، ان کے حضرت اراوت میں شامل ہو جائے اور ان کے مشن کو تقویت پہنچے لیکن اس میں ان کو کامیابی نہ ہوئی۔ اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ جہاں تک ایمان و عقائد کا تعلق ہے رنگان دین کی کم ہوا دلوا بھی اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہتی ہے۔ اس لیے جب ہر طرف سے دھمکی ہوئی تو آیام الصلح میں پیر زما صاحب نے مشائخ پر یہ طر فی ذیل اپنا قلم نکالا۔

اس وقت زیر بحث نہ گئوں بیچ متعص قدرت خدا کو کلاف برابری نامن نہ نہ من آشکاستہ گویم و برگزاک نہارم آسے ابا الدین اسلام، در میان شما ہمارے ہی باشند کہ گردن بدعویٰ محبت و محبت پرست ہستہ و ملحقہ اند کہ از تلاش اوب پا ز زمین نگذارند و گرو سے اند کہ دم بلند از خدا شناسی ز نمد و خود را چستی و قدری و نقشبندی و مشور دی و چما چما سے گویند۔ این جملہ طوائف را از زمین بیارید۔

یعنی اس وقت آسمان کے نیچے کسی کی مجال نہیں جو میری برابری کی لاف مار سکے۔ میں اعانہ اور بلا کسی خوف کے کہتا ہوں کہ اُسے ملو، تم میں بعض لوگ محبت اور محبت پرست کے بلند نامک دھوے کرتے ہیں اور بعض ازراہ نازدین پر پاؤں بھی نہیں رکھتے اور کئی خدا شناسی کا دم مارتے ہیں۔ اور چستی اور قدری اور نقشبندی اور مشور دی اور کیا کیا کہتے ہیں۔ ذرا ان سب کو میرے سامنے قولاؤ۔

شمس الہدایت کا طلوع

جب پیر زما صاحب اور ان کے سنے مذہب کا زیادہ چرچا ہوا اور غلام بن لوگ متاثر ہونے لگے تو علماء کی درخواست پر حضرت قبلہ عالم قدس سرہ اس طرف متوجہ ہوئے اور باطنی ارشادات کی تعمیل میں شمس الہدایت یعنی شمس ۹۹۰ھ شہین و رمضان المبارک میں اوراد و اشغال روزمرہ سے کچھ وقت بیکار کر کے ایک رسالہ بعنوان شمس الہدایت فی اثبات حیات الہیہ شیخ عبدالحکیم کا تہہ بند

جو دکن بحیرہ عرب ہری و یا یعنی صاحب علم و عمل صوفی و عالی خاندان
 از و جو دشمن گویا گوزار جوہ سرپرست ہر گل چیدن ز ہر شوق گردانہ دہاں
 آد آن گوزار زیب گشت پامالی غراں بارش چوں رونق پذیرد گر نماند یا غفلت
 چارہ خود چاک کرد و چشمہ از درج دہاں بیدار خود گشت زرد میان چستان
 ہست نیلوفند بغم نیل پسید این زود بسک بار جو گوزار مساحت بے تاب کوں

مبارک ازین وصال شان بگو آہ پندار

بے تیرا ماندہ جہاں چوں بسیر عالم شد نہاں

۱۸۲۴

۱۸۲۴

واقعہ الموت (موت) کی استخراج کردہ تاریخ وصال : ثانی و دہ روزہ ۱۲۸۲ھ بمطابق ۱۸۶۵ء یعنی ۱۸۶۵ء
 طریقہ الہیہ کا مجدد و فوت ہوا قبل عیسٰی بھی تحریر ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ رام پور، لکھنؤ، دہلی و غیرہ کے عقیدت مندوں کے
 مشربیات و تاریخیات سے وصال بخوف طوالت درج نہیں ہو سکے۔

عرض کیا کہ میں مولوی صاحبوں سے ملنے کے لئے مسافر جا رہا ہوں۔ ان بزرگوں کو میں نہیں جانتا اور یہ کہتے تھے
 اٹھ کر سے تھکتے ہیں۔ اور حافظ فضل کریم نے بھانا چاہا۔ مگر مولوی صاحب نے ان کے اندر تیزی سے پہنچ گئے۔

حضرت کے شہر میں ہیں سے ایک مشہور اور محقق عالم مولانا غلام محمد صاحب ابلیس ضلع میانوالی نے مسائل علم غیب اور
 فلسفہ یا رسول اللہ صریح پر ایک رسالہ تحریر فرمایا تھا جس میں مولوی حسین علی صاحب کے مسلک کی ہدایت و نقل تردید کی تھی
 اس رسالہ کی ابتدا میں انہوں نے حضرت علیؑ علیہ السلام کے علم کے متعلق تین مذاہب کا ذکر کیا ہے جن میں سے حضرت قبلہ عالم قدس نے
 اس مسلک سے بیان کیا ہے کہ انصاف علیؑ علیہ السلام جس علم افضل خلق میں سے ہے علم غیب ہی میں ہے یعنی ساری مخلوقات سے زیادہ
 علم رکھنے والے ہیں۔ حضرت علم غیب ذاتی و عینہ کی نوع کے ساتھ قاضی علم مہاکاں و مایکون کی تفسیر اور تفسیر کے سنت
 خلافت تھے اور مولوی حسین علی صاحب سے من و نور کا مقصد بھی اسی تشدد کی تردید تھی۔ چونکہ اس واقعہ کو مولوی صاحب کی
 پارٹی نے بعض رسائل اور کتابوں میں تو ذکر کر دیا ہے اس لیے یہاں قدر سے تفصیل کی ضرورت محسوس کی گئی۔ ویسے
 بھی یہ واقعہ مشہور عام ہے اور اس لیے بہت سے افراد ایسے موجود ہیں جنہوں نے پچھلے خود اس کا مشاہدہ کیا یا اس کا ذکر پر
 حضرت قبلہ عالم قدس نے اس کا مسلک آئندہ ادب میں تفسیر پیش کیا ہے گا۔

تاویل قرآن پر اعتراض کا جواب

ذیاباد کے ایک شیعہ مولوی صاحب یونانی تھے اور علم کا بڑا دھوئی رکھتے تھے زیارت مولانا غلام الدین صاحب
 راوی پڑھی پر بعض مذاہبات حضرت کی مجلس میں مابین تھکے اور کہنے لگے پیر صاحب! میرے چند سوال ہیں مگر شرط یہ ہے کہ جواب

میں حضرت کی تصریح حاصل یہ تھا کہ انصاف علیؑ علیہ السلام کے علم مہاکاں و مایکون کے قاضی آپ کے نزدیک مگر مشہور ہیں تو نزاع ہی نہیں
 اور اگر کہ فرمیں تو قرآنیان کی چند ہے اور ایمان تصدیق ہے تو تصدیق کچھ قسم کی ہے جن میں سے ایمان شری میں خدا ایک قسم
 مقبول ہے اور باقی مردود ہیں۔ ان اقسام کی تفصیل یہاں کہتے ہوئے ہے کہ قاضی علم مہاکاں و مایکون میں کوئی قسم نہیں پائی جاتی۔ اور آپ
 میں وہ قسم موجود ہے جس کی بنا پر آپ انہیں کا فرماتے ہیں حضرت نے آیت مندرجہ بالا میں ایک تفسیر بیان کی اور اس کے معارض آیا است
 عَالِمُ الْغَيْبِ فَكَيْفَ يُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ بَلَىٰ عَلَىٰ الْعُلَمَاءِ أَن يُعَلِّمُوا الْبُحْرَانَ بَلَىٰ عَلَىٰ الْعُلَمَاءِ أَن يُعَلِّمُوا الْبُحْرَانَ بَلَىٰ عَلَىٰ الْعُلَمَاءِ أَن يُعَلِّمُوا الْبُحْرَانَ
 جہاں غرض کے معنی صریح ہیں مولانا صاحب اپنی صاحب کا بیان ہے کہ تصدیق کے اقسام پندرہ ہیں بعض تو جنہیں کی درخواست آپ
 نے حسب ذیل بیان فرماتے تھے جن کا خلاصہ حضرت شیخ اکبرؒ کی تصنیفات فتوحات مکتبہ توحید میں ہے۔

(۱) تصدیق بقرآن یعنی کسی منت یا دلیل کے بغیر ایمان (۲) تصدیق بنبوت ذاتہ، مثلاً وکیل شہداء و کسب علیٰ علیہ السلام
 والذین یؤمنون بالآیات میں منت خلق کی وجہ سے تصدیق بقرآن (۳) تصدیق بعلم، مثلاً ایک تعلیم پیش آئی جو خدا کے نام لینے سے مل گئی
 یا ایک حال پیدا ہو گیا جس میں وہی خود بخود اپنے اس حال کی وجہ سے تصدیق کرنے لگا۔ (۴) تصدیق برتبہ و عالم کی پرورش اور ربوبیت عارکہ و کہ
 کہ تصدیق (۵) تصدیق بعبادت، اس کی راہ نسبت خدا کو کہ کہ تصدیق، فانی و صانع کا خیال یا احسان کے (۶) تصدیق کہنے پر تصدیق (۷) تصدیق
 ہر دین، اللہ کے حکم کی وجہ سے تصدیق یہی تصدیق مقبول ہے۔ پہلے پانچوں ہماری ہیں خدا چھٹی جستہ جاری ہے اور ایمانی جستہ جاری
 ہی مستحب ہے۔ (مفتی)

دیتے وقت قرآن کے معانی میں تاویل سے کام نہیں لیں کیونکہ میں مُتفاہس کرکے آیات کی تاویل کر دیا کرتے ہیں۔
حضرت نے فرمایا: مجھے غم ہے بشرطیکہ آپ بھی اپنی اسی شرط پر قائم رہیں۔ اور فرمایا: پہلے در اس آیت کے معنی
میسان کریں۔

مَنْ كَانَ فِي هَيْدٍ فَهُوَ فِي الْخَيْرِ أَتْلُحِي (یعنی اسرائیل ۷۷)
وَأَمَلٌ سَبِيحًا (توبہ ۱۱۸) اور حضرت مکرانہ۔
مَنْ كَانَ فِي هَيْدٍ فَهُوَ فِي الْخَيْرِ أَتْلُحِي (توبہ ۱۱۸) اور حضرت مکرانہ۔
مَنْ كَانَ فِي هَيْدٍ فَهُوَ فِي الْخَيْرِ أَتْلُحِي (توبہ ۱۱۸) اور حضرت مکرانہ۔

ما فاضل صاحب چپ چاپ آٹھ گئے اور اس روز سے اس فوار میں ان کا نام ہی محفوظ رہی ہو گیا۔